قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

تمہید

خواتین وحضرات!

ہمارے معاشرے میں ہر انسان حق یعنی سچ کی بات کرتا ہے مگر ہمارے لیے حق یعنی سچ معمہ بنا ہوا ہے۔حق کیا ہے۔اس کا جواب جب میں نے قرآن پاک سے تلاش کیا تو میں حیران رہ گئی۔کہ سارا قرآن پاک ہی اس بات کی وضاحت بار بار کرتا ہے میں قرآن پاک سے آیات کا احاطہ کرنے کی کوشش کروں گی۔مجھے اتنا یقین ضرور ہے۔کہ جب آپ اس کتاب کو پڑھ لیں گے تو حق یعنی سچ آپ کے لیے معمہ نہیں رہے گا۔بلکہ یہ معمہ حل ہو جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔یہ فیصلہ کون کرے گا کہ حق یعنی سچ کسے کہتے ہیں۔اور ہمیں سچ کون بتائے گا۔سچ کی رہنمائی کون کرے گا۔یہ سب کچھ ہمیں قرآن پاک بتائے گا۔کیونکہ ہمارے پاس رسول ﷺ حق یعنی قرآن پاک لے کر آ چکے ہیں۔

خواتین حضرات

اب میں آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آخر سچ کیا ہے اس کی رہنمائی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کر سکتے ہیں۔

سورہ یونس آیت 35 پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا تمھارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔جو حق یعنی سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔کہہ دو ۔کہ اللہ تعالیٰ ہی حق یعنی سچ کی ہدایت کرتا ہے۔کہہ دو جو حق یعنی سچ کی ہدایت کرتا ہے۔وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔یا وہ جو خود بھی ہدایت نہیں پاتا جب تک اُن کو ہدایت نہ دی جائے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمھارا کوئی شریک سچ کی طرف ہدایت نہیں کر سکتا۔

شائد لوگوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے نہیں سنا ۔اور انہوں نے نام نہاد مفسروں کو اپنی ہدایت کا ذریعہ سمجھ لیا۔اور سچ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔اگر انہوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے سنا ہوتا تو ہم یوں ذلیل وخوار نہ ہو رہے ہوتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔

یہ جواب رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہے۔اس جواب کو چھوڑ کر رسول ﷺ کی اس اطاعت کو چھوڑ کر نہ جانے لوگ کن نام نہاد مفسروں کی اطاعت کر رہے ہیں۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کو بار بار غور سے پڑھیں۔کہ ہم کس کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور ہمیں سچ کی ہدایت کون کر سکتا ہے۔

کیونکہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتا دیا۔کہ سچ کی ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔وہ انکھوں والا ہے۔جبکہ جس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں وہ اندھا ہے۔۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ حق یعنی سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے۔ایک قسم اندھے لوگوں کی ہے۔اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اور اس علم کو وہ سچ مانتے ہے۔اندھے لوگ وہ ہیں۔جو قرآن پاک کے سچے علم سے بے خبر ہیں۔

کیا ہم اندھے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کے سچے علم سے بے خبر ہیں۔تو اندھے ہیں۔اگر قرآن پاک کا سچا علم جانتے ہیں۔تو
خواتین حضرات
یاد رہے کہ تمام فرقوں والے اندھے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں۔کیونکہ وہ قرآن پاک کے سچے علم کو اپنے نام نہاد مفسروں کی دی ہوئی احادیث کے زریعے جھٹلاتے ہیں۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کو ہماری آنکھیں کہا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 105۔پارہ 7
بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔
خواتین و حضرات!
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں۔یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا۔کہ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔مگر تمام فرقوں والے ایمان والے نہیں ہیں کیونکہ وہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتے۔اگر وہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔تو وہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔اس بات پر ایمان رکھنے والے ہوتے۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9
اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں تو کہتے ہیں کہ آپ نے کوئی معجزہ کیوں نہ بنا لیا۔آپ ﷺ کہہ دو۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔۔اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
آپ نے دیکھا۔
کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو قرآن پاک کو اپنی آنکھیں سمجھتے ہیں۔رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
آپ نے دیکھا۔
کہ رسول ﷺ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔اور قرآن پاک کو ان لوگوں کی آنکھیں کہا۔جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔آئیں اسی طرح کی آیت دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ الجاثیہ۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 25
بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آ سکتے۔اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کا ولی ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔
خواتین و حضرات!
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 102۔پارہ 15
اور وہ دن ہو گا جب ہم جہنم کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا

تھااور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر یعنی نافرمانی کی ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں یعنی غلاموں کو ہی دوست بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قیامت والے دن جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر یعنی نافرمانی کی ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں یعنی غلاموں کو ہی ولی بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں پر قرآن پاک بے اثر ہے۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کے بجائے اپنے نام نہاد مفسر کی بات مانتے ہیں۔اور اگر ان کو قرآن پاک سے کچھ دکھایا جائے۔تو سنتے ہی نہیں۔اور قرآن پاک کی طرف سے ان کی انکھوں پر پردہ ہے۔جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔تو یہ فرقہ پرست اپنے فرقے کے امام کی بات کو اللہ تعالیٰ کی آیت کے مقابلے میں مانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے مقابلے پر کوئی امام سچ پر نہیں ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔اور جب ان پر وعدہ پورا ہوجائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی مرتد یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔اور ایمان والے لوگوں کا زکر ہے۔ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔یعنی مسلم ہوتے ہیں۔جبکہ ظالم یعنی مرتد فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔اور مسلم نہیں ہوتے۔بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے مرتد یعنی فرقہ پرستوں پر پر عذاب کا وعدہ پورا ہوجائے گا۔اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔کیونکہ یہ نام نہاد اماموں کی دی ہوئی احادیث کو تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔

یاد رہے کہ رسول ﷺ کے مقابلے پر کوئی نام نہاد امام واضح سچ پر نہیں ہے۔بلکہ ان اماموں پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا اور وہ بول نہ سکیں گے۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔۔۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو۔کہ حق یعنی سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں۔وہ ایمان لانے

والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔ مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آ گیا ہے۔ اور جھوٹ مٹ گیا۔ بیشک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے۔ وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔ مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

سورہ یونس آیات 108 تا 109 پارہ 11

آپ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق یعنی سچ آ چکا ہے۔ اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔ تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے۔ اس کی اطاعت کیجیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔ اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 102 تا 104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے جبرائیلؑ نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ان کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلم یعنی فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔ بے شک جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔ اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

خواتین حضرات

اب میں آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ النحل ۔آیات 63 تا 64 ۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

خواتین وحضرات!

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔یعنی نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنالیا ہے۔یعنی قرآن پاک کی اصل عبارت پر توجہ نہیں دیتے۔بلکہ نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے کریں گے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔جو قیامت تک کے لیے ہمیں ہدایت سکھانے کے لیے آئی ہے۔اس قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے فرقان کے نام سے پکارا ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔یہ کتاب قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگی۔اور ہمارے اختلافات کو دور کرے گی۔جو کچھ اس میں لکھا ہوگا۔وہی سچ ہوگا۔لہذا اب قیامت تک نہ کوئی کتاب دوسری آئے گی۔اور نہ رسول آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کا یہ پیغام قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔

قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے

سورہ فرقان ۔آیت 1 ۔پارہ نمبر 18

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے غلام پر فرقان نازل کیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب نازل کی۔تاکہ وہ سارے عالم کو خبردار کرنے والا بن جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو فرقان کہہ رہے ہیں یعنی یہ کتاب بتاتی ہے کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے۔یہ قیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے ہم ہر قسم کے جھوٹ کا پردہ چاک کرنے کے لیے قرآن پاک سے رابطہ کر سکتے ہیں جو کچھ قرآن بیان کرے گا وہ سچ ہوگا۔قرآن پاک تمام جہاں والوں کیلئے سچ اور جھوٹ میں فرق بیان کرنے کیلئے آیا ہے۔مگر ہمارا المیہ ہے کہ فرقے والے لوگ اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اور ان فرقوں کی بنیاد ہی اللہ کی نافرمانی پر ہے اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک سے اپنے اختلافات دور کرنے کا حکم دیا ہے۔مگر کوئی فرقے والا بھی قرآن پاک کے علم کی تائید نہیں کرتا ہے۔اور سب فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر خوش ہیں۔

سورہ کہف آیات 1 تا 3 پارہ نمبر 15

سب تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جس نے اپنے غلام پر کتاب نازل کی ہے۔اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔تاکہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ان ایمان والوں کو جو صالح عمل کرتے ہیں یہ بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے۔

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ قرآن پاک میں کوئی عیب نہیں ہے۔ یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔ مگر ہمارے نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک میں عیب نکالتے میں ایک منٹ نہیں لگاتے۔ اور وہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتے۔ ایمان والے بشارت سن لیں یعنی اعمال صالح کرنے والے سن لیں۔ صالح اُن اعمال کا نام ہے۔ جو قرآن پاک کے عین مطابق ہوں۔ ان کے لیے بہترین اجر ہے۔ اور یہ اجر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

سورہ البقرہ۔ آیت 213۔ پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تا کہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس حق یعنی سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے بارے میں صرف آپس کی ضد کی وجہ اختلاف پیدا کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر سچ کو واضح کرنے کے لیے رسولوں کو بھیجتے ہیں تا کہ وہ لوگوں میں فیصلہ کر دے جس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کرتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے جانا کہ ہم اپنے اختلافات صرف اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کے ذریعے ختم کر سکتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اپنی اصلاح کر لیتے ہین اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتے ہیں اگر ہم آج اپنے فرقوں کی اصلاح قرآن سے کر لیں تو ہمیں قرآن پاک سے سیدھا راستہ نظر آجائے گا ہم اپنے اختلافات صرف قرآن پاک سے ختم کر سکتے ہیں۔

رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر قوم کو ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ اور رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو ہدایت دی۔ یعنی قرآن پاک دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ! وہ لوگ جو کافر تھے۔ کہتے تھے۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ تو اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب دیا۔ کہ رسول ﷺ تو لوگوں کو خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہدایت یعنی قرآن پاک دینے والے ہیں۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کی۔

سورہ شوریٰ آیات 51 تا 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں ۔یعنی رہنمائی کرتے ہیں ۔ یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے ۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے ۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

سورہ انعام ۔آیت 159 پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرقے بنانے والوں سے کس قدر سخت ناراض ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اعلان کر دیا ہے ۔کہ فرقے بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔یہ تعلق اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی توڑ دیا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقے چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہو گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا ۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں ۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں ۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے ۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنے والی ہوں ان آیات میں ایک ایمان والے اور کافر کی مکمل پہچان ہے ۔کافر یعنی فرقہ پرست کے لیے مثال بھی دے رہی ہوں ۔تاکہ کافر اور ایمان والے میں فرق معلوم ہو جائے ۔کیونکہ سچے علم والا تو ایمان والا ہے ۔اس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔

ان آیات میں ایمان والا بننے کا طریقہ ہے۔

سورہ محمد ۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے ۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا ۔اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اوراس کی حالت سنواردے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔ اورمثال بھی دی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفراورایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفرکیا یعنی فرقے بنائے اوردوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی۔ اوردوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹادے گا اوران کی حالت درست کردے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی۔ اورایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جوان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کردیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔ کافر یعنی فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور ایمان والے قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غورکریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اوراس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہرانسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرمادیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اورکوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا کردیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اوراردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اورقرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے۔ بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے کفرکرنے والوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ایمان والا کیسے دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

مثال

آئیں قرآن پاک کا ایک اورفیصلہ دیکھتے ہیں۔ کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔ ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔

- سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگرتم کسی فرقے کی اطاعت کروگے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔ اورتم کفرکربھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اورجو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرورسیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈروجیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اورتمہیں مسلم یعنی فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اوراللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اورفرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔ لہذا مرتے دم تک کسی بھی ایمان والے کو فرقہ بنانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ اور آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے۔ نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ النسآء آیت170 پارہ6

اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے حق یعنی سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

اس پر ایمان لے آؤ۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ یعنی فرقے بناؤ گے تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیاانہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جوانہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جواس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ہیں۔یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیالوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جولوگ اس پر ایمان لاتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ دیں رہے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی پر یقین کرتے ہیں۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی گواہی پر یقین کرتے ہیں۔تو ہمارے لیے قرآن پاک کافی ہے اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ااور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو کافی نہیں سمجھا۔اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے۔اور قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جولوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جولوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہوجانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کرکے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کرکے فرقے بنا کر خوش ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جولوگ ہمارے واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں

میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو واضح دلائل اور ہدایت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کیں ہیں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو قرآن پاک کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے گا البتہ جو لوگ اپنے کفر پر قائم رہے۔ یعنی فرقہ پرستی پر قائم رہے۔ اور اسی طرح کفر یعنی فرقہ پرستی کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ مجادلہ آیات 14 تا 16۔ پارہ 28

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہو رہی ہے جو ان لوگوں سے دوستی کرتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے۔ یعنی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تھا۔ چونکہ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ ان فرقہ پرستوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے بھی اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں اُن لوگوں کو دیکھا۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ یہ سورہ فاتحہ والے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے لوگ ہیں۔ اور یہ کام فرقہ پرست کرتے ہیں۔ جب لوگ قرآن پاک کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمراہ کن باتیں کرکے قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 284 پارہ 3

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔ کہ جس میں خرید وفروخت نہ ہوگی۔ اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔ اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ کافر اور ظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی فرقہ پرست۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان۔ اس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ کافر ہی ظالم ہیں۔

کافر اور ظالم کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ اور ظالم کسے کہتے ہیں۔

ایمان بتانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی مثال بیان کی۔ آئیں ان عورتوں کو دیکھتے ہیں

ان آیات میں ہمیں ایمان اور دین اسلام سکھایا گیا ہے۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل اس کے آگے

جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کریں اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔جبکہ کافر یعنی فرقہ پرست قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آجائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تا کہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تا کہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں اوآپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔مگر یہ نہیں آتے۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 102 تا 104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے جبرائیلؑ نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ان کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلم یعنی فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔ بے شک جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔ اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

فرقہ پرست قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں جان لیں گے کہ واقعی رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔ جیسے انہوں اس ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا۔ اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچادی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کرسکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ن لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچادی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اور جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہوگا۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کرسکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات

کافر اور ظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی فرقہ پرست یعنی فرقے بنانے والے۔ اس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ کافر ہی ظالم ہیں۔

کافر اور ظالم کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ اور ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 42 تا 45 پارہ 8

جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کرتے رہے اور ہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ تو یہی لوگ جنت والے ہیں۔ اور جنت والوں کے دلوں میں اگر کچھ کینہ ہوگا۔ تو ہم اسے نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ اور ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک ہمارے رب کے رسول سچ لے کر آئے تھے۔ اور انہیں پکارا جائے گا

۔کہ یہ جنت ہے ۔تم اس جنت کے وارث ہو گے۔اور یہ جنت ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔اور جنت والے دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے۔جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے ۔ہاں۔پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور آخرت کے منکر تھے۔

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔اور اعراف پر لوگ ہونگے ۔جو ہر ایک کو اس کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔یہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔اور وہ امیدوار ہوں گے۔اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے یہ (اہل جنت) وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔جنت میں داخل ہو جاؤ۔تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔اور قرآن پاک کے مطابق عمل کیے۔تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی ان کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔یہی لوگ جنت والے ہیں۔ایسے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالی کینہ نکال دیں گے۔ان کی جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔اور وہ کہیں گے ساری تعریف تو اللہ تعالی کے لئے ہے۔جس نے ہمیں جنت کی ہدایت دی۔اگر اللہ تعالی ہمیں ہدایت نہ دیتا۔تو ہم کبھی بھی ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔ہمارے رب کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے۔اس وقت اعلان ہوگا کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ جنت ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔جو تم دنیا میں کرتے رہے۔پھر جنت والے ظالموں سے یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھیں گے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے۔ہاں۔پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور آخرت کے منکر تھے۔فرقہ پرست آخرت سے اس طرح منکر ہیں۔کہ انہوں نے جنت میں جانے کے ایسے ایسے طریقے لوگوں کو بتاتے ہیں۔جن کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں ہے۔اس طرح جو کچھ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کے منکر ہیں۔ان آیات میں تیسری قسم بھی دکھائی گئی ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے گے۔وہ جنت کے امیدوار ہوں گے۔اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے۔یہ جنت والے وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ ان کو بھی حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔تمہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اعراف والے جو جنت والوں اور جہنم والوں کو پہچانتے ہوں گے۔یہ لوگ جنت والوں کو سلامتی کی دعا دیں گے۔یہ لوگ جہنم والوں کو دیکھ کر کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں ظالموں میں شامل نہ کرنا یعنی فرقہ پرستوں میں شامل نہ کرنا۔یہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے کہیں گے۔کہ جن جماعتوں پر تم تکبر کرتے تھے۔آج تمھارے کچھ کام نہ آئی۔ان ایمان والوں کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ ان پر اللہ تعالی اپنے رحمت نہیں کرے گا۔اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ سبا آیات 4 تا 6 پارہ 22

تا کہ اللہ تعالی ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہوگی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ ان کے لئے بدترین قسم کا عذاب ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور وہ ہدایت دیتا ہے۔ جو غالب اور حمد وثنا کے لائق اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی ان لوگوں کو یہ بدلہ دے گا جو ایمان لائے۔ اور اس کی اطاعت کی۔ ایسے لوگوں کے لیے بخشش ہوگی یعنی ان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور عزت کی روزی ہوگی۔ اور جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور وہ ہدایت دیتا ہے۔ جو غالب اور حمد وثنا کے لائق اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ 6

وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کیے۔ ان سے اللہ تعالی کا وعدہ ہے۔ کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے۔ ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ یہی صالح اعمال ہیں اللہ تعالی کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے۔ کہ اللہ تعالی ان کے گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔ اور بہت بڑا اجر دے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 83 تا 86 پارہ 7

اور جو رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ جب اسے سنتے ہیں۔ تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔ بس اُن کے اس کہنے کے بدلے میں اللہ تعالی انہیں باغات عطا کرے گا۔ جس میں نہریں جاری ہونگی۔ جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ جب لوگ قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔ یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالی انہیں جنت عطا کرے گا۔ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اور احسان کرنے والے لوگ ہیں۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورہ انعام آیات 54 تا 55 پارہ 7

اور جب وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو آپ انہیں کہیے اسلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے تم پر رحم کرنا اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ کہ تم میں سے کوئی جہالت سے کوئی گناہ کرے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے تو بیشک وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ تا کہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبیؐ سے فرمارہے ہیں کہ جولوگ آپ کے پاس آئیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے: آیات کو سچ سمجھنا اوران کی اطاعت کرنا۔ تو آپؐ ایسے لوگوں سے کہیے اسلام وعلیکم یعنی تم پرسلامتی ہو۔ تمہارے پروردگار نے تم پر رحم کرنا اپنے اوپرفرض کرلیا ہے۔ تم میں سے کوئی غلطی سے گناہ کرے اور پھر اللہ تعالی سے معافی مانگ لے۔ اور اپنی اصلاح کرلے تو بے شک اللہ تعالی معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کررہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہراُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالی جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔ تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہوگئے۔ یعنی فرقے بنالیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرلیا۔ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جولوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اوران کو خبر تک نہ ہو۔ اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم یعنی فرمانبردار بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی اور مسلم یعنی فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ یعنی اطاعت وفرمابرداری کا ایک ہی مطلب ہے۔ یعنی مسلم ہی ایمان والا بن سکتا ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پرہیزگاروں کو دیکھتے ہیں۔

سورہ سجدہ آیات 15 تا 20 پارہ 21

بے شک ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔ جب ان کو ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں۔ اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ ان میں سے خرچ کرتے ہیں۔ بس کوئی انسان نہیں جانتا کہ کیا کچھ ان کے اعمال کے بدلہ میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔ ان کے اعمال کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے ہیں۔ پھر کیا جو مومن ہو اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہے۔ وہ برابر نہیں ہوسکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ بس انکے لیے جنتیں ہیں۔ جو ان کی مہمان نوازی کے لیے ہیں۔ ان کے اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے۔ اور جو لوگ نافرمان ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔ تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ کہ بے شک ہماری آیات پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ ہماری آیات کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہیں۔ اور غرور نہیں کرتے۔ اور وہ رات کو بھی اٹھ کر اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں۔ یعنی تہجد کی نماز پڑھنا۔ قرآن پاک سمجھنا ذکر اذکار وغیرہ۔ اور اپنے مال میں سے اللہ تعالی کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ایسے انسان کا اتنا بلند مقام ہے کہ وہ سوچ نہیں سکتا۔ کہ ایسے اعمال کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی نے کیا کچھ چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ یہ دنیا میں کئے جانے والے کاموں کا بدلہ ہے۔ پھر کیا جو مومن ہو اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہے۔ وہ برابر نہیں ہوسکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ بس انکے لیے جنتیں ہیں۔ جو ان کی مہمان نوازی کے لیے ہیں۔ ان کے اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے۔ اور جو لوگ نافرمان ہوگے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔ تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

سورہ الحدید آیات 16 تا 17 پارہ 27

کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالی کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ سچ کے آگے جھک جائیں۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں۔ جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے۔ اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ خوب جان لو کہ یہ اللہ تعالی ہی ہے۔ جو زمین کو مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کردیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔ کہ جو لوگ منہ سے ایمان لانے کا دعوی کرتے ہیں۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ ایسے دعوے کرنے والے قرآن پاک کو کب سچا سمجھیں گے۔ کب قرآن پاک کی سچی نصیحت سے ان کے دل نرم ہونگے۔ کب قرآن کے سچ کے آگے جھکیں گے۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں۔ جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے۔ اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

سورہ کہف آیات 6 تا 7 پارہ 15

اگر وہ اس کلام پر ایمان نہ لائیں۔ تو شاید آپؐ ان کے پیچھے اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے۔ بیشک جو کچھ زمین پر ہے۔ اسے ہم نے اس کی خوبصورتی بنادیا ہے۔ تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون بہتر عمل کرتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ !اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائیں۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ نہ سمجھیں اور اسکی اطاعت نہ کریں۔ تو شاید آپؐ ان کے

غم میں خود کو ہلاک کرلیں گے۔ حلانکہ یہ دنیا تو آزمائش کی جگہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالی لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے۔

اللہ تعالی کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔ یعنی مسلم بن گئے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔ یعنی مسلم بن گئے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کو فساد کرنے والا کہا گیا ہے۔ فرقہ پرست اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اس لیے وہ مسلم نہیں ہیں۔ جو بھی مسلم ہوگا۔ وہ اس بات کو ماننے والا ہوگا۔

آگے بھی ایسے لوگوں کا زکر آرہا ہے۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے۔ یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کردیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کردیں گے۔ قرآن پر ایمان لانے والے پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کردیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپؐ نے کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ نساء آیات 174 تا 175 پارہ 6

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا۔ اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ لوگو تمہارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے دلیل آگئی ہے اور اللہ تعالی نے واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو اللہ تعالی پر ایمان لے آئے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کریں اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

سورہ مرسلات آیات 49 تا 50 پارہ 29

تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہوسکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

سورہ مطففین آیات 1 تا 36 پارہ 30

تباہی ہے کمی کرنے والوں کے لئے۔ کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب ان کو تول کر دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ اٹھائیں جائیں گے۔ اور اس دن جب سب رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز نہیں بیشک نافرمانوں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ کیا ہے سجین۔ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ تباہی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو دین کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ اور اسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا گناہ گار ہے۔

اس پر جب ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں بے شک نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے وہ علیین۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اسے مقرب دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمت میں ہونگے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر تم نعمت کی رونق پاؤ گے۔ ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے پانی مقرب لوگ پئیں گے۔

بیشک جنہوں نے جرم کیے تھے۔ مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں پر ہنستے تھے۔ جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آنکھیں مارتے تھے۔ اور جب اپنے اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو ہنستے ہوئے پلٹتے تھے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے۔ بے شک یہ گمراہ لوگ ہیں۔ حلانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج ایمان لانے والے لوگ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے کافروں کو ضرور بدلہ دیا جائے گا۔ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے لوگ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسندوں یعنی تختوں پر بٹھائے گا۔ جن کافر یعنی فرقہ پرست لوگوں نے قرآن پاک کو پہلے لوگوں کے قصے قرار دیا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے تمام قرآن پاک کی آیات کو کسی نہ کسی سے جوڑ کر کہانی بنا کر اللہ تعالیٰ کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ جب ان کو آیات دکھائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ فرقہ پرستوں نے جہنم کو جھٹلا رکھا ہے۔ ایسے ایسے طریقے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے ہیں۔ کہ جہنم سے لوگوں کو نکالا جائیگا۔ قرآن پاک میں تو ایسی کوئی ایک آیت بھی نہیں۔ اسطرح جہنم کو جھٹلا رکھا ہے۔

دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے اور انہیں گمراہ کہتے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آنکھیں مارتے تھے۔ ان کو ان کی حرکتوں کا بدلہ ضرور ملے گا۔ حالانکہ وہ کسی پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کا فلسفہ ہے تمہارے لیے تمہارا دین ۔ ہمارے لئے ہمارا دین۔ قیامت والے دن ایمان لانے والے مسندوں پر بیٹھ کر کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔۔فرقہ پرستوں کو ان حرکتوں کا بدلہ ضرور ملے گا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ سجین میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے اعمال نامے ہوں گے۔اور علیین میں ایمان والوں کے اعمال نامے ہونگے۔

سورہ انشقاق آیات 1 تا 25 پارہ 30

جب آسمان پھٹ جائے گا۔اور اپنے رب کا حکم بجالائے گا اور یہی اس پر لازم ہے۔اور جب زمین ہموار کردی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے نکال کر باہر پھینک دے گی۔اور خالی ہوجائے گی۔اور اپنے رب کا حکم بجالائے گی۔اور یہی اس پر لازم ہے۔اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک خوب محنت کرتا ہے۔پھر تو اس کو ملے گا۔تو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا۔اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔اور جس کو اس کا اعمال نامہ پشت کی طرف سے دیا گیا۔پھر جلد وہ موت کو پکارے گا۔اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔بے شک وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں خوش وخرم رہا کرتا تھا۔بے شک اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو واپس نہیں جانا کیوں نہیں بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا۔پس میں قسم کھاتا ہوں۔شام کی سرخی کی اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے۔اور چاند کی جب وہ پورا ہوجائے۔کہ تم کو درجہ بدرجہ سیڑھیاں چڑھنا ہے۔پھر ان کو کیا ہوا ہے۔کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے۔تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔بلکہ کافر تو اسے جھٹلاتے ہیں۔اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔بس آپؐ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔البتہ جو لوگ ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے ایسا اجر ہے۔جو ختم نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا! کہ ان آیات میں لوگوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ قیامت والے دن جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائیگا۔وہ اپنے گھر والوں کو خوشی سے دکھائے گا اور جس کو پشت یعنی پیچھے سے دیا جائیگا۔وہ جلد ہی موت کی آرزو کریگا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے۔کہ وہ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔اور جب ان کو قرآن پاک سنا یا جاتا ہے۔تو وہ سجدہ نہیں کرتے بلکہ کافر یعنی فرقہ پرست تو اسے جھٹلا دیتے ہیں۔بس آپ ﷺ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔البتہ جو لوگ ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے ایسا اجر ہے۔جو ختم نہیں ہوگا۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کرڈالا۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔اور آپکو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرتے ہوں۔یہ لوگ دائیں جانب والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرنے والے لوگ دائیں جانب والے لوگ ہیں۔یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔وہ بائیں جانب والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے دکھادیے ہیں۔

سورہ عصر آیات 1 تا 3 پارہ 30

قسم ہے زمانے کی کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ اور ایک دوسرے کو سچ کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ زمانے کی قسم! کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ نقصان میں نہیں ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ قرآن پاک کے مطابق عمل کئے۔ اور ایک دوسرے کو سچ کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ زمانہ چاہے کوئی بھی ہو۔ چاہے وہ عیسیٰؑ کے زمانے کے لوگ ہوں یا آدمؑ کے زمانے کے لوگ ہوں۔ یا قیامت کے قریب کوئی لوگ ہوں اُن لوگوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ جو ایمان والے ہوں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے۔ ایسے لوگ کسی بھی دور میں ہوں۔ یہ لوگ نقصان میں نہیں ہوں گے۔ جبکہ اس کے علاوہ ہر دور کے لوگ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ کیونکہ وہ فرقہ پرست لوگ ہوں گے۔ یعنی کافر لوگ ہوں گے۔ یعنی کسی نہ کسی فرقے پر ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب پر نہیں ہوں گے۔

سورہ البقرہ آیات 253 تا 254 پارہ 3

یہ وہ رسول ہیں۔ جن میں سے ہم نے ان کو بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور بعض کے درجے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔ اور روح القدس یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو لوگ ان رسولوں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے۔ لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا۔ اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔ لیکن االلہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے۔ کہ جس میں خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔ اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ ہم نے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ یہ بہت ہی فضیلت کی بات ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ بات کرے۔ اس سے بڑی اور کیا بات ہوگی۔ پھر دوسری قسم بیان کر رہے ہیں کہ اور بعض کے درجے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔ یعنی معجزے دیے۔ اور روح القدس یعنی پاک کلام یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتابیں آ چکی تھیں۔ اور معجزے بھی۔ لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا۔ اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔ لیکن االلہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے۔ کہ جس میں خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔ اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ یعنی کافر اور ظالم دونوں کا مطلب نافرمان ہے۔ یعنی فرقے بنانے والے۔

سورہ النساء آیت 47 پارہ 5

اے لوگو! جو کتاب تمھیں دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کی ہے۔۔ جو اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل سبت والوں پر کی تھی۔ اور اللہ کا حکم اہونے ولا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔ یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے

پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے۔ جیسے ہفتے والے لوگوں پر آیا تھا۔ یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے۔

خواتین وحضرات!

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ اس پیغام میں ہم لوگ بھی شامل ہیں۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ تو یقیناً ہم عمل ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے خطاب کر رہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔ اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے لیے عذاب کا ذکر ہے۔ آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ ان آیات میں کافر یعنی ظالم کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

سورہ انفال آیات 2 تا 4 پارہ 9

بیشک مومن تو وہ ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور اپنے پروردگار پر اعتماد کرتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں بس یہی سچے مومن ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس درجات ہیں۔ ان کی بخشش ہے۔ اور بہترین رزق ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سچے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ اپنے رب پر اعتماد کرتے ہیں۔ یعنی ان کا دل مضبوط ہو جاتا ہے۔ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ایمان والے یعنی قرآن پاک سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کو بڑے بڑے درجات ملیں گے۔ ان آیات میں ایک سچے مومن کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔ کہ اسے کیا کام کرنے چاہیے۔

سورہ یونس آیات 94 تا 97 پارہ 11

اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیئے۔ جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے۔ یقیناً آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے۔ لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ ان کے پاس سارے معجزے آ جائیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ کہ اگر آپ کو قرآن میں کسی قسم کا شک ہو تو ان لوگوں سے ان کی کتاب کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ جو انجیل، تورات، زبور وغیرہ پڑھتے ہیں۔ یہ معلومات کہ یعنی واقعی اللہ تعالی کی طرف سے کتاب آتی ہے۔ جو سچ ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری طرف قرآن پاک سچ آیا ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔ بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کا بات ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ ان کے پاس سارے معجزے لے آئیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

سورہ یونس آیات 108 تا 109 پارہ 11

آپ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آ چکا ہے۔ اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔ تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے۔ اس کی اطاعت کیجیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔ اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

سورہ نمل آیت 91 کا آخری حصہ تا 92 پارہ 20

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں۔ اور یہ قرآن پڑھوں۔ اب جو ہدایت اختیار کرے گا۔ تو اپنے بھلے کے لیے اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہ رہا تو کہہ دیجیے۔ کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریمؐ قیامت تک آنے والوں سے خطاب کر کہہ رہے ہیں۔کہ مجھے فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو ہدایت پر نہیں آتا ہے۔اور گمراہ رہتا ہے۔تو کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تاکہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کیے۔ان سے دور کردے۔اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالی جس کو گمراہ کردے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے کیے ہوں گے۔اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

سورہ یونس آیت 101 پارہ 11

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو عقل نہیں رکھتے۔

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غور کرو۔اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آتے جو ایمان نہیں لاتے۔وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ تم بھی انتظار کرو۔میں تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پہلے رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کرسکتے۔

وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

سورہ انعام آیت 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ القصص آیت 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی پھر وہ کہنے لگیں۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

رسول ﷺ کو بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانی تھیں۔تا کہ ہم اُس کی اطاعت کریں۔اور ایمان والے بن سکیں۔

آئیں خواتین وحضرات اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں غور کریں۔تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ منہ سے صرف کہہ دینا کہ میں قرآن کو مانتی ہوں۔یا مانتا ہوں۔یہ ایمان لانا نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے اور اس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کے لیے اوپر دی گئی تین مثالوں کو بار بار پڑھیں۔آپ کو ایمان کا جواب مل جائے گا۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہا اللہ تعالیٰ دوٹوک بات کرتا ہے۔ایمان والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کے علاوہ جتنے لوگ ہیں وہ کافر ہیں۔مشرک ہیں۔یا مرتد ہیں۔یا منافق ہیں۔ظالم ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور آیات ہے۔

سورہ ص آیات 86 تا 88 پارہ 23

آپ کہہ دیجیے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں۔یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں۔ یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ زخرف آیات 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ﷺ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالی نے۔ پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اور اس قول کی قسم کہ بیشک اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں۔ کہ ایمان نہیں لائیں گے آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے اور کہہ دو کہ تم کو سلام ہے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم اٹھا رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ یعنی یہ لوگ اللہ تعالی کی آیات کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔ پھر اللہ تعالی نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔

سورہ انفال آیات 1 کا پہلا حصہ تا 4 پارہ 9

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم مومن ہو۔ سچے مومن تو وہ ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے۔ تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں درجات ہیں۔ بخشش ہے کی عزت روزی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کی مکمل یشریح کی گئی ہے۔ سچے مومن کو دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ سچے مومن تو وہ ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے۔ تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں درجات ہیں۔ ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور ان کے لیے عزت روزی ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔ اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔ اور تا کہ میں حلال کروں۔ تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔ تمھارے لیے حلال کر دوں۔ اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔ اُسی کی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔ تو کہا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔ اے ہمارے رب تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔ بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔ اور مسلم بننے کا طریقہ موجود ہے۔ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول بھی مسلم ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی

نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔پھر اگر وہ گروہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔کیا ہم مسلم ہیں۔یا رسول ﷺ کے اسلام سے پھر چکے ہیں۔اور قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔

سورہ طور آیت 21 پارہ 27

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اُولاد نے ایمان میں اُن کی اطاعت کی تو ہم جنت میں اُن کی اُولاد کو اُن سے ملادیں گے۔اور ہم ان کے اعمال میں کچھ کمی نہ کریں گے۔اور ہر انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف ایمان والے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔چاہے وہ ماں اور باپ ہوں یا ان کی اولاد ہو اگر تمام ایمان والے ہیں۔تو یہ جنت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔اگر یہ ایمان میں میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنے والے ہوں گے ایمان کا مطلب سورہ محمد کی پہلی تین آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اسکی اطاعت ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔ان آیات میں آپ نے ایمان والوں کا رہن بھی دیکھ لیا۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرے والوں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کوئی کمی نہیں کریں گے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔برے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہی ان کے لیے کافی ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔اُن لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔اور تم بھی مشغول ہو گئے۔جس طرح وہ ہو گئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی دے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔اور ان پر سختی کیجیے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات

نہیں کہی۔اورانہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہےاوراس طرح اسلام لانے کے بعدوہ کافر ہوگئے۔اوران باتوں کاارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔اورانہوں نے صرف اس بات کاانتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کوغنی کردیا۔پھراگروہ توبہ کرلیں۔توان کے لیے بہتر ہوگا۔اوراگروہ پھرجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اورآخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اوران کے لیے تمام دنیامیں کوئی مددگاراورولی نہیں ہوگا۔

اوران میں سے بعض وہ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔اگراللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیاتو ہم ضرورصدقہ دیں گے۔اورنیک لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔

پھرجب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔تواس میں سے کنجوسی کرنے لگےااوروہ پھرگئے۔اوروہ پھرنے والے ہی تھے۔

۔پس ان کاانجام دیکھونفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیاتھااورانہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اوروہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔کیاوہ نہیں جانتے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازااورسرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔اوریہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کوخوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جوخوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ان پرالزام لگاتے ہیں وہ وہ جواپنی محنت کے سوانہیں پاتے تووہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یانہ مانگیں اگرآپ ﷺ ان کے لیے ستربار بھی بخشش مانگیں گے۔توبھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی نافرمانی کی ہےاوراللہ تعالیٰ کافرقوم کوہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں دوقسم کےلوگوں کودکھایا گیاہے۔ایمان والے مردوں کواورایمان والی عورتوں کو اورکافراورمنافق مردوں اورعورتوں کودکھایا گیاہے۔جواسلام لانے کے بعدکافرہوگئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کااقرارکرنے کے بعد پھراللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوگئے۔یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔

سورہ الحدیدآیات 12 تا17 پارہ27

جس دن آپ مومن مردوں اورمومن عورتوں کودیکھیں گے۔کہ ان کے دائیں اورسامنےان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔تمھیں آج خوشخبری ہے۔ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں تم ہمیشہ رہوگے۔یہی سب سیبڑی کامیابی ہے۔جس دن منافق مرداورمنافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔کہ ہماری طرف دیکھو۔ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ان سے کہاجائے گا۔کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔اوراپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔پھران کے درمیان دیواراایک کھڑی کردی جائے گی۔جس میں ایک دروازہ ہو گا۔اس کے اندرتورحمت ہوگی ۔اواس کا جوظاہرہےیعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔وہ انہیں پکاریں گے۔کہ کیاہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔وہ کہیں گے۔کیوں نہیں۔لیکن تم نے خوداپنے آپ کوفتنے میں ڈالے رکھا۔اورانتظارکرتے رہے۔اورشک کرتے رہے۔اورتمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیایہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کاحکم آپہنچا۔اوردھوکے بازتمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتارہا۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیاجائے گا۔اورنہ اُن سے جنہوں نے کفرکیا۔تم سب کاٹھکانہ آگ ہے۔وہی تمھاری رفیق ہےاور بہت براٹھکانہ ہے۔جولوگ ایمان لائے ہیں کیاان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیاکہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اورجوسچ نازل ہواہے۔اس سے ان کے دل نرم ہوجائیں اوراس کے آگے جھک جائیں۔جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔پھرایک لمبی مدت ان پرگزرگئی توان کے دل سخت ہوگئےاوران میں سے اکثرنافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں تین قسم کےلوگوں کودکھایا گیاہے۔ایمان والے مردوں کواورایمان والی عورتوں کو اورکافراورمنافق مردوں اورعورتوں کودکھایا گیاہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کاذکرہے۔روشنی قرآن پاک کاایک صفاتی نام ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کوسچ سمجھنے والےاوراس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسرکرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہوگی۔ایسے ہی جیسے ٹارچ کسی نے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہواوروہ سیدھااپنے راستے پرچلتاجائے۔ایمان یعنی روشنی والوں کے لیےخوشخبری ہے۔کہ ان کے لیےجنتیں ہیں۔اوریہی بہت بڑی کامیابی ہے۔منافق مرداورمنافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔کہ ذراہماری طرف دیکھوتاکہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔جوان کے ساتھ دوڑرہی ہوگی۔منافق لوگوں سے کہاجائے گا،ہٹ جاؤ۔کہ اپنی روشنی کہیں اورتلاش کرواوراس کے بعدان کے درمیان ایک دیوارحائل ہوجائے گی۔جس کے اندرایک دروازہ ہوگا۔اس کے اندررحمت ہوگی اورباہرعذاب ہونگے۔یہ وہ لوگ ہونگے جوکافراورمنافق ہوں گے۔یادرہے کہ قرآن پاک میں کافراورمنافق فرقہ بنانے والوں کوکہا گیاہے۔کافراورمنافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافرکسے کہتے ہیں۔منافق کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں ایمان والوں اورمنافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے۔جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے۔کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ تھے۔

ایمان والے کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنھوں نے کفر کیا۔ یعنی جنھوں نے فرقے بنائے۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جو لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب فرمابردار رہونگے۔

سورہ رعد۔ آیت 27 تا 37۔ پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔ جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔ جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔ بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ تو میں نے ان کو مہلت دی۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔ پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو۔ جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔ یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ ان کیلئے ان کے مکر وفریب خوبصورت بنادیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے۔ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔ جو پرہیز گار ہیں۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔ پرہیز گار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔ ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ

نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعواللہ واطیعوالرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کے ساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

احاطہ کتاب

سورہ انعام آیت 119 پارہ 7

اللہ تعالیٰ کہے گا۔ یہ وہ دن ہے۔ جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا۔ جو قیامت والے دن کے بارے میں ہے۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ یہ وہ دن ہے۔ جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

خواتین و حضرات!

اس کتاب کے زریعے قرآن پاک کا مرکزی خیال آپ لوگوں تک پہنچانا مقصود تھا۔ کہ قرآن پاک سچ ہے اور یہ سچے رب کا کلام ہے۔ اور آپ ﷺ واقعی سچے رسول تھے اور یہ سچا پیغام ہم تک پہنچایا۔ اور اسے سچے لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ اور قیامت والے دن سچے لوگوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی۔ اسی لیے قرآن پاک کو سچ ماننے اور اسکی اطاعت کرنے والوں کا نام ایمان والا ہے۔ مسلم ہے۔ پرہیزگار ہے۔ کامیاب ہونے والے۔ جنتی۔ ان کے تمام گناہ معاف ہو جانے والے۔ روشنی والے۔ نصیحت والے۔ ہدایت والے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنے والے۔ دائیں ہاتھ والے۔ احسان کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے۔ الغرض جتنے بھی اللہ تعالیٰ نے تعریفی کلمات استعمال کیے ہیں۔ وہ ایمان والے لوگ ہیں۔

اسلیے قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والوں کو مسلم کہتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔ یہ رسول ﷺ کا دین تھا۔ انہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی مشرک بناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی دین میں فرقہ بنانے والے کو مشرک کہا گیا ہے اور کافر کہا گیا ہے۔ اور قرآن پاک میں جتنے بھی برے نام یعنی منافق مرتد۔ جہنم والے۔ فساد کرنے والے۔ بدکار یہ فرقہ پرستوں کے نام ہیں۔ اور تمام لعنتیں انہی کے لیے ہیں۔ کیونکہ یہ قرآن کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ زرا ان کی تفسیر قرآن پاک کی اصل عبارت سے میچ کریں۔ قرآن پاک کے اُلٹ بات بتاتے ہیں۔ اور قرآن پاک میں جتنی بھی آیات زلیل و خوار ہونے کے بارے میں ہیں۔ وہ انہی کے لیے ہیں۔ انہی کے بارے میں ہیں۔ چاہے اس قسم کے لوگ نوحؑ کے دور میں ہوں یا رسول ﷺ کے دور میں ہوں۔ یا قیامت تک آنے والے کسی دور میں ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ اور گستاخ ہیں۔ اور رسول ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

خواتین و حضرات

کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

سورہ طور آیت 21 پارہ 27

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اُولاد نے ایمان میں اُن کی اطاعت کی تو ہم جنت میں اُن کی اُولاد کو اُن سے ملا دیں گے۔ اور ہم ان کے اعمال میں کچھ کمی نہ کریں گے۔ اور ہر انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف ایمان والے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور ان کو جمع کر دیں گے۔ چاہے وہ ماں اور باپ ہوں یا ان کی اولاد ہو اگر تمام ایمان والے ہیں۔ تو یہ جنت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اگر یہ ایمان میں میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنے والے ہوں گے ایمان کا مطلب سورہ محمد کی پہلی تین آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اسکی اطاعت ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔ ان آیات میں آپ نے ایمان والوں کا رہن بھی دیکھ لیا۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرے والوں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کوئی کمی نہیں کریں گے۔

ایمان والوں کی اطاعت کرنے والے جنت میں اکھٹے ہوں گے۔ یعنی یہ سب ایک جیسے لوگ ہوں گے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والےا اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

سورہ اعراف آیات 2 تا 8 پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے۔ جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس سے آپ کے دل میں تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ آپ ﷺ اس کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں۔ اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت کا کام دے۔ جو تمھارے رب کیطرف سے تمھاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اطاعت کرو۔ اور اس کے علاوہ دوسرے ولیوں کی اطاعت کی نہ کرو۔ اور تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں جن کو ہم نے ہلاک کیا ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔ پھر اُن کا کہنا تھا جب ان پر عذاب آیا کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ان لوگوں سے بھی ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔ اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اُن کو اپنے علم سے بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔ اور وزن ہوگا۔ اُس دن سچائی کے ساتھ۔ پھر جن کے ترازو بھاری ہونگے۔ وہی کامیاب ہونگے۔ اور جن کے ترازو ہلکے ہوں گے۔ پھر وہی ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ظلم کیا تھا۔ عذاب کے وقت یہ اپنا قصور مان لیں گے۔ کہ وہ ظالم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔ یعنی فرقہ پرست تھے۔ اپنے فرقوں کی اطاعت کرنے والے تھے غلامی کرنے والے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے ظلم کرتے تھے۔ یعنی الٹے الٹے مطلب بتاتے تھے۔

سورہ شوریٰ آیات 24 تا 25 پارہ 25

کیا لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو آپ ﷺ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔ اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے۔ اور وہی تو ہے۔ جو اپنے غلاموں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔ جو ایمان والے ہیں۔ اور صالح اعمال کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے زریعے سچ کو ثابت کرتا ہے۔ اور جھوٹ کو مٹاتا ہے۔

قرآن پاک کی باتیں کس طرح کی باتیں ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 30۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ یہ جملہ استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور صالح عمل کریں گے۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں عمل کریں گے۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔کہ قرآن پاک کے مطابق جو عمل کریں گے۔دوہ ہر وقت پھل دے گا۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے۔یعنی ثواب دیتا ہے۔اگر آپ قرآن پاک پر عمل کرنے والے ہیں تو آپ ہر وقت ثواب کی حالت میں ہیں۔اور آپ کے اعمال پھل دے رہیں ہیں۔

جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اور مضبوط باتوں سے دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اور جو لوگ ایمان والے ہوں گے اور صالح عمل والے ہوں گے۔وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے تھے۔

اور جو ظالم گمراہ لوگ ہیں یعنی فرقہ پرست جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل دیا ہے۔اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر کفر کرنے والوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کردیا۔اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں ایسے تمام لوگ جو قرآن پاک پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بجائے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کریں گے۔ایسے تمام لوگوں سے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

سورہ فاطر آیت 10 پارہ 22

اور جو کوئی عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اس کی طرف پاک کلام چڑھتا ہے۔اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے

ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اوران لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہوجائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک صرف اوپر جاتا ہے۔اور جولوگ صالح اعمال کریں گے۔یعنی قرآن پاک پرعمل کریں گے وہ اعمال اوپر جائیں گے۔اور جو نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کے مقابلے میں تدبیریں کریں گے۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اوران لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہوجائیں گی۔